تالیف
حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد

www.e-iqra.com
scribd.com/e-iqra
issuu.com/e-iqra

فہرست مضامین

عرضِ مؤلف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم :

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یعنی ''دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ کافر ایمان کی دولت سے محروم ہونے کی بناء پر احکام شرع کا پابند نہیں آزاد ہے لیکن جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے نوازا ہے وہ شریعت کے تمام احکام کا پابند ہے وہ دنیا میں آزادانہ زندگی نہیں گزار سکتا۔ زندگی کے ہر شعبہ میں احکام شرع کی پابندی کرنا اس پر لازم ہے۔ اسلام میں دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح انسانی جسم کے تمام بالوں کے متعلق بھی واضح احکامات موجود ہیں۔ سر کے بال، داڑھی کے بال مونچھیں زیر ناف، زیر بغل اسی طرح عورتوں کے سر کے بال وغیرہ غرضیکہ انسانی جسم میں اُگنے والے تمام بالوں سے متعلق الگ الگ احکامات موجود ہیں ان کی پابندی ہر مومن مرد و عورت کیلئے ضروری ہے لیکن موجودہ دور میں دیگر احکامات شرعیہ کی طرح بالوں کے متعلق بھی انتہائی غفلت برتی جارہی ہے۔ اس لئے خیال ہوا کہ بالوں کے متعلق تمام مسائل کو قرآن و حدیث اور فقہ کی معتبر و مستند کتابوں سے اخذ کر کے یکجا کیا جائے۔ تاکہ

لوگوں کیلئے مسائل کو تلاش کرنا ان پر عمل کرنا آسان ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کام مکمل ہوا اور رسالہ کی شکل میں منظر عام پر آیا اور کچھ ہی عرصے میں اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا بہت سے احباب نے اسکے مفید ہونے کی اطلاع دی البتہ نظر ثانی کا مشورہ دیا ہے اس لئے اب دوسرے ایڈیشن کے موقع پر خیال ہوا کہ اس پر نظر ثانی کیجائے اور کچھ مزید اضافہ کیا جائے الحمدللہ اب یہ رسالہ اضافہ و تصحیح کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے اس رسالہ کو قبول فرمائے امت کے لئے نافع بنائے۔ میرے لئے اور میرے اساتذہ کرام، والدین اور جملہ معاونین کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و اله و اصحابه اجمعین

راقم الحروف

بندہ احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ

خادم افتاء و تدریس

جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

یکم ۸/ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۰ فروری ۲۰۰۳ء

داڑھی منڈانے اور کٹانے کا حکم

سوال: داڑھی منڈانے اور ایک مشت سے کم کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب: مردوں کیلئے داڑھی رکھنا واجب ہے اور اسکی مقدار شرعی ایک قبضہ یعنی ایک مشت ہے، داڑھی رکھنا تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ سنت مستمرہ ہے۔ اسلامی اور قومی شعار ہے شرافت و بزرگی کی علامت ہے چھوٹے بڑے میں فرق و امتیاز کرنے والی ہے۔ اسی سے مردانہ شکل کی تکمیل اور صورت نورانی ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی عمل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فطرت سے تعبیر فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو داڑھی رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ لہذا داڑھی رکھنا واجب اور ضروری ہے منڈانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس پر امت کا اجماع ہے۔

(عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين اوفروا اللحى واحفوا الشوارب وكان ابن عمر رضي الله عنهما اذا حج او اعتمر قبض على لحيته فما فضل اخذه. (بخاری ص ۸۷۵ ج ۲)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتاؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کبھی حج یا عمرہ کرتے تھے تو داڑھی کو مٹھی میں پکڑلیا کرتے تھے۔ بس جو مٹھی سے زیادہ ہوتی اسکو کتروا دیتے۔

علامہ محمود خطاب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اسی وجہ سے تمام ائمہ مجتہدین جیسے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ علیہم وغیرہ کے نزدیک داڑھی منڈانا حرام ہے۔ ﴿المنہل ص ۱۸۶ ج ۱؍ فتاوی رحیمیہ ص ۲۲۵ ج ۶﴾

حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

داڑھی رکھنا واجب ہے منڈانا کتانا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔

لقوله عليه السلام خالفوا المشركين او فروا اللحى متفق عليه وفى الدر المختار يحرم على الرجل قطع لحيته و السنة فيها القبضه

﴿امداد الفتاوی ص ۲۲۲ ج ۴﴾

داڑھی کا فلسفہ اور اسکے رکھنے کا حکم

مسلم قوم ایک مستقل و ممتاز ملت ہے جو تمام اقوام و ملل سے بالکل علیحدہ فطرت سلیمہ کی حامل و مالک ہے اللہ نے اسکو اقوام عالم پر شاہد و عادل بنا کر بھیجا ہے۔

وكذالك جعلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا ○ كنتم خير امة اخرجت للناس ○

(یعنی ہم نے تم کو ایک ایسی امت بنایا ہے جو نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں پر شاہد ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہوں، تم لوگ بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے ظاہر کیگئی ہے)

لیکن افسوس کہ یہ قوم اپنی دینی و مذہبی خصوصیات تو عرصہ ہوا کھو چکی تھی آج اپنی تمدنی و معاشرتی امتیازات کو بھی فنا کرتی جارہی ہے۔ رسم ورواج میں اہل وطن (ہنود) کی اتباع تمدن و معاشرت میں اہل مغرب (انگریزوں) کی تقلید مسلمان کے رگ وریشہ میں سرایت کرتی جارہی ہے۔

آج جبکہ دنیا کی ہر قوم اپنی زندگی اور اپنی قومی وملی خصوصیت کے بقاء و تحفظ کیلئے سرگرم عمل نظر آرہی ہے، مسلمان اپنی قومی وملی خصوصیات وامتیازات کو فرنگیت کے بھینٹ چڑھا کر ان ہی میں جذب ہوتی جارہی ہے۔

یا للعجب کل جو قوم اقوام عالم کیلئے جاذب و مصلح تھی، (مقتدا و رہنما تھی، ہر قوم اسلام کے دامن میں پناہ کی متلاشی تھی)

وہ آج کس سرعت کے ساتھ دوسروں میں جذب ہوتی جارہی ہے۔ اور

دوسروں کی نقالی ہی کو معیار ترقی خیال کیا جاتا ہے، حالانکہ اہل بصیرت کے نزدیک یہ انتہائی تنزل وانحطاط اور قومیت کے لئے زہر ہلاہل سے کم نہیں۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

داڑھی اسلام کے اہم شعار میں سے ہے، بلکہ انسانی وفطری اصول سے خواص رجولیت میں سے ہے لیکن افسوس سب سے زیادہ مسلمان ہی اسکی صفائی کے درپے ہیں اور اس طور سے قومی وملی امتیاز سے قطع نظر فطرت وانسانیت کیلئے بھی مضحکہ خیزی کا ذریعہ بن رہی ہے،

اس لئے جب داڑھی اسلام کا شعار ہے، اور داڑھی کٹوانا یا منڈانا، اور مونچھوں کا بڑھانا یہود ونصاریٰ اور مشرکین کا شعار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو داڑھی رکھکر اس شعار کی حفاظت کا اور دوسری اقوام کی مخالفت کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ صحیح بخاری ومسلم میں ہے،

خالفوا المشرکین اوفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب۔ ﴿مسلم﴾

جزوا الشوارب وارخوا اللحیٰ خالفوا المجوس۔ ﴿بخاری ص ۸۷۵﴾

ان روایات کے مثل اور بہت سی روایات کتب حدیث میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مشرکین اور مجوس داڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑھاتے تھے جیسا کہ آج کل عیسائی اور ہندو قوم کر رہی ہے۔ تو مسلمانوں پر لازم ہے۔ اپنے اس شعار کی حفاظت کرے، ایک مٹھی کی مقدار داڑھی رکھے، اسکو ہرگز کم نہ کرے اور مونچھوں کو کٹوائے۔ ﴿ماخوذ: امداد الفتاوی﴾

ایک مشت سے زائد داڑھی کو کترواتا

سوال: داڑھی جب ایک مٹھی سے بڑھ جائے تو اسکو کتروانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مٹھی سے زیادہ داڑھی کو کتروانا جائز ہے۔

والقصر سنة فيها و هو ان يقبض الرجل لحيته فان زاد منها على قبضة قطعه كذا ذكر محمد رحمه الله.

﴿عالمگیری ص ۲۳۹ ج ۱۴، امداد الفتاوی ص ۲۲۰ ج ۴﴾

داڑھی تینوں جانب سے ایک مٹھی ہو

سوال: داڑھی کا ایک مٹھی ہونا صرف نیچے ٹھوڑی کی جانب سے یا ہر جانب سے؟

جواب: ہر جانب سے ایک مٹھی ہونا ضروری ہے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے مٹھی پکڑ کر زائد کو کاٹے اسی طرح دونوں جانب سے بھی مٹھی بھر ہونا ضروری ہے۔

داڑھی کہاں سے شروع ہوتی ہے

سوال: داڑھی کہاں سے شروع ہوتی ہے تاکہ سر منڈاتے وقت وہاں تک منڈایا جائے۔ آیا کان کی نرپڑی تک یا وسط تک یا بالائی حصہ کان تک؟

جواب: کنپٹی کے نیچے جو ہڈی ابھری ہوئی ہے یہاں سے داڑھی شروع ہے اس سے اوپر سر ہے بس سر کی حد تک منڈانا درست ہے۔ داڑھی کی حد سے درست نہیں۔

﴿امداد الفتاوی ص ۲۲۱ ج ۴﴾

رخسار کے بالوں کا حکم

سوال: رخسار کے بال صاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جبڑے کی ہڈی پر جو بال ہوں وہ داڑھی میں شامل ہیں ان کو چھوڑ کر جبڑے کی ہڈی کے اوپر جہاں سے رخسار شروع ہوتا ہے ان کو برابر کر دینا خط بنوانا درست ہے۔ کیونکہ رخسار کے بال داڑھی کے حکم میں نہیں ہیں۔

کمافی البحر الرائق قال : و ظاهر کلامهم ان المراد باللحية الشعر النابت علی الخدين من عذار و عارض و الذقن و فی شرح الارشاد اللحية الشعر النابت بمجتمع اللحيين و العارض بينهما و بين العذار و هو القدر المحاذی للاذن متصل عن الاعلیٰ بالصدغ من

الاسفل. ﴿ص: ۳۱۶ ج: ۱﴾

حلق کے بالوں کا حکم

سوال: حلق یعنی جبڑے کے نیچے گلے میں جو بال ہوتے ہیں ان کو کاٹنے اور منڈانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حلق کے بالوں کو کاٹنا یا منڈانا مکروہ ہے۔ ﴿بہشتی گوہر﴾

وفي الشامية قال: و لا يحلق شعر حلقه و عن ابي يوسف لا باس به ﴿شامی ص ۲۸۸ ج ۵ کتاب الحظر والاباحۃ﴾

ریش بچہ کا حکم

سوال: ریش بچہ یعنی ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی پر جو بال ہوتے ہیں، اس طرح بچی کے دونوں جانب جو بال ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے آیا داڑھی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

الجواب: ریش بچہ تو داڑھی کا حصہ ہے اسکا حکم داڑھی کا حکم ہے۔ بچی کے دونوں جانب لب زیریں کے بال منڈوانے کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے۔ ﴿بہشتی گوہر﴾

وفي الشامية قال: نتف الفنيكين بدعة و هما جانبا العنفقة و هي شعر الشفة السفلى كذا في الغرائب. ﴿شامی ص ۲۰۷ ج ۶ کتاب الحظر والاباحۃ﴾

سفید بال اکھاڑنے کا حکم

سوال: کسی کی عمر اگر کم ہو مثلاً تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ سال اسکی داڑھی میں ایک دو سفید بال نظر آئیں تو انکو اکھاڑنا کیسا ہے؟

جواب: ایک دو سفید بال بغیر نیت زینت اکھاڑنے کی گنجائش ہے، لیکن اسکی عادت نہ بنائے کہ جب بھی کوئی بال سفید نظر آئے اسکو اکھاڑ دیا جائے۔ کیونکہ حدیث میں سفید بال کو مومن کیلئے نور قرار دیا ہے۔

وفی الشامیہ قال: ولا باس بنتف الشیب۔

﴿ص ۴۰۷ ج ۶ حظر و اباحۃ﴾

وفی الھندیہ قال: نتف الشیب مکروہ للتزیین لا لترھیب العدو۔ ﴿عالمگیری ص ۳۵۹ ج ۵﴾

وروی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب فانہ ما مسلم یشیب شیبۃ فی الاسلام الا کانت لہ نوراً یوم القیامۃ. ﴿الترغیب والترھیب ۱۸۳ ج ۴﴾

کٹے ہوئے بالوں کا حکم

سوال: داڑھی کے جو بال گر جائیں یا ایک مٹھی سے زائد بال کاٹ دیئے جائیں ان بالوں کو دفن کیا جائے یا کہیں ڈال دیا جائے؟

جواب: کٹے ہوئے بال ہوں یا ناخن یا جسم کا اور کوئی حصہ انکو دفن کر دینا چاہئے۔ اور اگر دفن نہ کرے بلکہ کسی محفوظ جگہ ڈال دے تو یہ بھی جائز ہے۔ مگر نجس اور گندی جگہ نہ ڈالے۔ اس سے بیماری کا اندیشہ ہے اور انسانی اعضاء کے احترام کے بھی خلاف ہے۔ ﴿بہشتی گوہر ص ۱۱۶﴾

وفی الشامیة قال: فاذا قلم اظفاره او جز شعره ینبغی ان یدفنه فان رمی به فلا باس و ان القاه فی الکنیف او فی المغتسل کره لانه یورث داء. ﴿ص ۴۷۵ ج ۶ مکتبہ ماجدیہ﴾

داڑھی پیدا کرنے کیلئے استرہ چلانا

سوال: ایک شخص کی عمر ۲۳ سال ہے مگر اسکی داڑھی اور مونچھیں نہیں نکلیں کیا وہ اس احتمال کی بناء پر کہ شاید نکل آئے استرا چلا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس ضرورت سے استرا چلانا جائز ہے۔ ﴿احسن الفتاویٰ ص ۷۷ ج ۸﴾

داڑھی کو برا سمجھنا

سوال: سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً داڑھی کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟

جواب: کسی ادنیٰ سے ادنیٰ سنت کو برا سمجھنا یا اسکا مذاق اڑانا درحقیقت اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استہزاء ہے، جس کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں جب سنت سے استہزاء کفر ہے تو داڑھی تو واجب ہے، اور شعار اسلام ہے ایک مشت سے کم کرنا بالاجماع حرام ہے اسکا مذاق اڑانا بطریق اولیٰ کفر ہے۔

فی العلائیہ قال۔ و اما الاخذ منها و هي دون ذالک کما یفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد. ﴿شامی ص ۲۲۳ ج ۲﴾

اسے دوبارہ مسلمان کر کے نکاح بھی دوبارہ کیا جائے۔

﴿ماخوذ از احسن الفتاوی ص ۳۳ ج ۱﴾

داڑھی منڈانے کی تاریخ

سوال: انسانوں میں داڑھی منڈانے کا یہ قبیح فعل کب سے شروع ہوا ہے؟

جواب: تاریخ سے معلوم ہوتا ہے سب سے پہلے یہ عمل قوم لوط سے شروع ہوا۔ اغلب یہی ہے وہ امرد پرست تھے۔ غالباً جب ان کے مردوں کی داڑھیاں آجاتی تھیں تو امردی رہنے کی غرض سے وہ داڑھی منڈوایا کرتے تھے۔ چنانچہ جناب نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "دس برے کاموں کی وجہ سے قوم لوط ہلاک کی گئی ہے جن میں سے ایک لواطت ہے اور شراب پینا اور داڑھی منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا بھی"۔ ﴿درمنثور ص ۳۲۳ ج ۳۔ روح المعانی ۹۴ ج ۱۲﴾

داڑھی میں گرہ لگانا

سوال: بعض لوگ داڑھی تو رکھتے ہیں لیکن اسکو موڑ کر گرہ لگا لیتے ہیں یا اوپر چڑھا لیتے ہیں کیا شرعاً ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: عن رويفع بن ثابت رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رويفع الحياة ستطول بك بعدي فاخبر الناس ان من عقد لحيته او تقلد ا وتراً او استنجى برجيع دابة او عظم فان محمدا منه بري. ﴿رواہ ابوداؤد مشکوۃ ص ۴۳﴾

رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میرے بعد قریب ہے کہ تیری زندگی دراز ہو تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا داڑھی چڑھائے یا تانت کا قلادہ ڈالے یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہے۔ ﴿مشکوۃ﴾

تو معلوم ہوا کہ داڑھی لٹکانے کے بجائے اوپر چڑھانا یا اس پر گرہ لگانا بڑا

گناہ ہے۔ اسکو اپنی اصلی حالت پر چھوڑنا چاہئے۔

داڑھی کے بال مسجد میں نہ گریں

بعض لوگ وضو وغیرہ کے بعد داڑھی کے بالوں کو درست کرنے کیلئے مسجد میں ہی کنگھی کر لیتے ہیں شرعاً اس میں کوئی قباحت تو نہیں البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بال مسجد میں نہ گریں اگر کوئی بال ٹوٹ جائے تو اسکو جیب میں رکھ لے۔ کیونکہ مسجد کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانا

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی اسلئے منڈاتے ہیں تاکہ اچھی نوکری مل جائے سرکاری ملازمت مل جائے اگر داڑھی رکھیں گے تو یہ ملازمتیں نہیں ملیں گی۔ کیا ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانا جائز ہے؟

جواب: ملازمت کرنا یا کسی اور ذریعہ معاش کو اختیار کرنا شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ شریعت مطہرہ نے اسکا حکم دیا ہے کہ انسان فرائض کی ادائیگی کے بعد کوئی بھی حلال ذریعہ معاش اختیار کرے۔ لیکن معاش کی خاطر شریعت مطہرہ کے کسی حکم کو چھوڑنا حرام کا ارتکاب کرنا شرعاً اسکی قطعاً اجازت نہیں۔ داڑھی رکھنا شرعاً واجب اسکا منڈانا، مٹھی سے کم کرنا حرام ہے۔ لہذا ملازمت کی خاطر داڑھی

منڈانے یا کٹانے کی شرعاً ہرگز اجازت نہیں۔ اگر اسکے بغیر ملازمت نہ مل رہی ہو تو تب بھی داڑھی منڈانے کے جرم عظیم کا ارتکاب نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اسی سے دعا مانگتے رہیں اور فراخی رزق کا انتظار کریں۔

ارشاد باری ہے:

و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً و یرزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اسکی نافرمانی اور گناہ کا کام نہیں کرتا تو حق تعالیٰ اسکے لئے (مشکلات سے) نجات کی راہ نکالتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں اسکا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی خدا پر بھروسہ رکھتا ہے (اسکی مشکلات حل کرنے کیلئے) خدا تعالیٰ کافی ہے۔

﴿سورۃ الطلاق﴾

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

و لا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ۔

(یعنی تمہیں رزق دیر سے ملنا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ذریعہ رزق طلب کرنے لگو)۔

داڑھی رکھنا سنت ہے یا واجب؟

سوال: بعض لوگ داڑھی کے متعلق کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا سنت ہے رکھ لے تو بہتر ہے نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے کیا واقعی داڑھی رکھنا سنت ہے؟

جواب: داڑھی رکھنا شرعاً واجب (فرض عملی) ہے مگر اسکا ثبوت سنت (یعنی حدیث) سے ہے۔ اسی لئے بعض لوگ سنت کہہ دیتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

هو ما يقال انها سنة فمعنا ها طريقة مسلوكة في الدين او ان وجوبها ثبت بالسنة۔ ﴿لمعات شرح مشکوٰۃ﴾

یعنی یہ جو کہا جاتا ہے داڑھی سنت ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ اسلامی طریقہ ہے یا اسکا واجب ہونا حدیث سے ثابت ہوا ہے، بلکہ ہر واجب سنت ہی سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ در مختار باب وتر میں ہے:

هو فرض عملا واجب اعتقاداً سنة ثبوتا. اى ثبوته علم من جهة السنة لا القرآن. یعنی نماز وتر کے واجب ہونے کا ثبوت سنت سے ہوا ہے نہ کہ قرآن سے۔

داڑھی کو سنت کہنا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ قربانی کو سنت ابراہیم علیہ السلام

کہا جاتا ہے۔ پس جبکہ قربانی کو سنت ابراہیم کہنے سے یہ قربانی فرض ہونے سے نکل کر مستحب نہیں بن جاتی اسی طرح داڑھی کو سنت رسول کہہ دینے سے یہ واجب ہونے سے نہیں نکل جاتی بلکہ اسکا منڈانا حرام ہی رہتا ہے۔ اسکو صرف سنت سمجھ کر اسکے حکم کو ہلکا سمجھنا بہت غلط بات ہے۔ ﴿ماخوذ از داڑھی کا وجوب﴾

عورت کی داڑھی مونچھ نکل آئے تو کیا کرے

سوال: عورت کیلئے چہرہ کے بال صاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں کو اپنے چہرے کے بال چنوانا مکروہ ہے۔ ہاں البتہ ایسے بال جو شوہر کیلئے وحشت کا سبب بنے اسکو صاف کرنا جائز ہے۔ اسطرح اگر کسی عورت کے چہرہ پر داڑھی مونچھ نکل آئے تو اسکو صاف کرانا جائز بلکہ مستحب ہے بال چننے پر جو لعنت وارد ہوئی ہے اسکا مورد یہ ہے کہ ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنائی جائے۔

وفي الشامية (قوله النامصة) ذكره في الاختيار ايضاً و المغرب النمص نتف الشعر و منه المنماص المنقاش لعله محمول على ما اذا فعلته لتزين للاجانب و الافلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه ، ففي تحريم ازالته بعد لأن الزينة للنساء مطلوبة

للتحسين الا أن يحمل على مالا ضرورة اليه لما في نتفه بالمنماص من الايذاء و في تبيين المحارم ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت لامرأة لحية أو شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب.

﴿شامیہ ص ۳۷۳ ج ۶ ایچ ایم سعید﴾

خضاب کا حکم

سوال: داڑھی اور سر کے بالوں میں خضاب کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیاہ رنگ کے سوا دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب خالص حناء کا یا کچھ سیاہی مائل جس میں کتم شامل کیا جاتا ہے مسنون ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمہور محدثین کے نزدیک ایسا خضاب استعمال کرنا ثابت ہے صحیح بخاری میں عثمان بن عبداللہ ابن موہب سے مروی ہے کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک نکالا۔ دیکھا تو وہ حناء و کتم سے خضاب کیا ہوا تھا۔ ﴿زادالمعاد ص ۱۳۶ ج ۲﴾

اسی طرح جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان احسن ما غيرتم به الشيب الحناء والكتم. ﴿رواہ سنن الاربعہ﴾

بہترین رنگ جن سے سفید بالوں کی سفیدی تبدیل کی جائے مہندی اور

وسمہ ہیں۔

سیاہ خضاب کا حکم

سوال: سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیاہ خضاب کا استعمال خواہ داڑھی میں ہو خواہ سر میں حرام ہے چنانچہ صحیح احادیث میں سفید بالوں کے تبدیل کیلئے حناء (مہندی) اور کتم (وسمہ) استعمال کرنے کی ترغیب اور خالص سیاہ رنگ استعمال کرنے پر بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح سیاہ رنگ کا خضاب کریں گے یہ جنت سے اتنے دور رکھے جائیں گے کہ اسکی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔

﴿ابوداود۔ نسائی۔ احمد﴾

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مرفوعاً من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیامہ ﴿رواہ الطبرانی وابن ابی عاصم کنز العمال ص ۶۷۱ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۱۶۵ ج ۱، اوجز المسالک ص ۳۳۵ ج ۲﴾

جو سیاہ خضاب استعمال کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکا چہرہ سیاہ کر دیں گے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال اتی بابی قحافۃ رضی اللہ عنہ

يوم فتح مكة و راسه كالثغامه. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا هذا بشيء و اجتنبوا السواد. ﴿مسلم، ابوداؤد، نسائی، احمد﴾

یعنی فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کی سفیدی کسی چیز سے تبدیل کردو لیکن سیاہ رنگ سے اجتناب برتو۔

يستحب للرجل خضاب شعره و لحيه الى ....قوله و يكره بالسواد. ﴿الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۳۲۲ ج ۲﴾

(یعنی مرد کیلئے سر اور داڑھی پر خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ رنگ کا خضاب مکروہ تحریمی ہے)۔

حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سر اور داڑھی میں سیاہ خضاب لگانا از روئے شرع حرام ہے۔ کیونکہ کلیاً وجزیاً اس پر وعید آئی ہے۔

﴿ملخص از امداد الفتاوی ص ۲۱۸ ج ۴﴾

حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سوال: سر کے بال جوانی میں سفید ہو جائیں تو سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟

جواب: سیاہ خضاب لگانا تحت گناہ ہے احادیث میں اس پر وعید آئی ہے۔

﴿فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۹ ج ۲﴾

مجاہدین کیلئے سیاہ خضاب کا حکم

سوال: مجاہد کے بال سفید ہو گئے ہوں تو جہاد میں جاتے وقت دشمن پر رعب ڈالنے کی غرض سے سیاہ خضاب استعمال کر سکتے ہیں؟ شرعاً اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: دشمن پر رعب ڈالنے کی غرض سے جہاد کے موقع پر سیاہ خضاب کا استعمال بالاتفاق محمود و مستحسن ہے۔ قال فی الذخیرۃ: اما الخضاب بالسواد للغزو لیکون اھیب فی عین العدو۔ فھو محمود بالاتفاق۔ و ان یزین نفسہ للنساء مکروہ و علیہ عامۃ المشایخ ﴿فتاویٰ شامی ص ۴۲۲ ج ۶﴾

و غیر واھذا الشیب و اجتنبوا السواد قال الحموی ھذا فی حق غیر الغزاۃ و لا یحرم فی حقھم للارھاب۔

﴿فتاویٰ شامی ص ۷۵۶ ج ۶﴾

دھوکہ دہی کیلئے خضاب کا استعمال

سوال: مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کیلئے سیاہ خضاب کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرد ہو یا عورت دھوکے سے اپنے کو جوان ظاہر کرنے کیلئے سیاہ خضاب کا استعمال بالاتفاق مشائخ و علماء مجتہدین ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ دھوکہ دینا فی نفسہ حرام ہے اور نفاق کی علامت ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

من غشنا فليس منا و المكر و الخداع في النار. رواه الطبراني في الكبير و الصغير باسناد جيد.

یعنی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور مکر و فریب جہنم میں ہے۔ ﴿طبرانی﴾

مطلب یہ ہے کہ دھوکہ دہی ایک مسلمان سے بعید ہے۔

بیوی کو خوش کرنے کیلئے سیاہ خضاب استعمال کرنے کا حکم

سوال: بیوی کو خوش کرنے کیلئے سیاہ خضاب استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اکثر علماء و مجتہدین نے اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ بیوی کی دلجوئی کی

خاطر زینت کیلئے سیاہ خضاب کا استعمال مکروہ تحریمی ہے۔ جیسا کہ شامیہ اور عالمگیریہ میں صراحت ہے۔ و من فعل ذالک لیزین نفسہ للنساء و لحبب نفسہ الیھن فذالک مکروہ و علیہ عامة المشائخ.

﴿عالمگیریہ ص ۳۵۹ ج ۵۔ شامی ص ۴۲۲ ج ۶﴾

بعض لوگ یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ نے جوان بیوی کی دلجوئی کیلئے سیاہ خضاب کو جائز قرار دیا ہے ان کی طرف یہ قول منسوب ہے۔ کما یعجبنی ان تتزین لی یعجبھا ان اتزین لھا۔

﴿فتاوی شامی ص ۴۲۲ ج ۶﴾

جواب: اس اشکال کے متعلق حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں بعض لوگ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو پیش کیا کرتے ہیں سو بشرط ثبوت اس روایت اور ان کے رجوع نہ کرنے کا جواب یہ ہے کہ "شرح عقود رسم المفتی" میں یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ صاحبین رحمۃ اللہ علیہ میں اگر اختلاف ہو تو جسکے ساتھ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہونگے اس قول پر فتویٰ ہوگا خصوصا جبکہ وہ قول دلیل صریح صحیح سے مؤید بھی ہو۔ اس لئے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر عمل کرنا مذہب حنفی کے مقررہ اصول کے خلاف ہے اور صریح صحیح دلیل موجود ہونے کی وجہ سے خلاف دیانت بھی ہے۔ ﴿اصلاح الرسوم ص ۴۳﴾

خلاصہ یہ ہے کہ اولاً تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس کا ثبوت یقینی نہیں۔
پھر اس قول سے احتمال رجوع بھی قوی ہے ان دونوں باتوں سے صرف نظر کر لیا جائے تو یہ ایک غیر مفتیٰ بہ مرجوح قول ہے۔ ﴿احسن الفتاویٰ ص ۳۷۱ ج ۸﴾
جیسا کہ عامۃ المشائخ کا قول اسکے خلاف ہوتا اوپر مذکور ہوا ہے۔ لہذا اس قول کا سہارا لینا قطعاً درست نہیں ہے۔

جدید ہیئر کلر کا حکم

آج کل ہیئر کلر کے نام سے جو مہندی کا رنگ آ رہا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ جو ہیئر کلر بالوں کو خالص سیاہ کر دیں نہ صرف مکروہ تحریمی ہے بلکہ بروئے حدیث باعث لعنت اور جنت سے محرومی کا سبب بھی ہے۔ البتہ جو ہیئر کلر بالوں کو خالص سیاہ نہیں کرتے بلکہ سیاہی مائل بسرخ کرتے ہیں ان کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

واضح رہے کہ یہ اس ہیئر کلر کا حکم جن میں حرام اشیاء نہ ہوں اگر حرام اشیاء ہوں تو ان کا استعمال مطلق حرام ہے خواہ بالوں کو خالص سیاہ کریں یا نہ کریں۔
﴿ماخوذ از خضاب کا شرعی حکم۔ فتویٰ دار الافتاء بنوری ٹاؤن﴾

سیاہ خضاب تیار کرنا

سوال: کیا شرعاً سیاہ خضاب تیار کرنا جائز ہے جبکہ اسکا استعمال حرام ہے؟

جواب: سیاہ خضاب تیار کرنا اور فروخت کرنا جائز ہے اس لئے کہ ایک محل اسکے جواز کا بھی موجود ہے۔ یعنی دشمن پر ہیبت بیٹھانے کیلئے مجاہدین استعمال کریں۔ البتہ بنانا، بیچنا خلاف اولیٰ ہے مگر ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جائز نہیں جسکے متعلق یقین ہو کہ نا جائز طور پر استعمال کریگا۔ کما فی رد المحتار وغیرہ۔

﴿احسن الفتاویٰ ص ۳۷۳ ج ۸﴾

داڑھی منڈے کی اذان واقامت

سوال: ایک شخص داڑھی منڈاتا ہے کیا وہ اذان واقامت کہہ سکتا ہے؟

جواب: داڑھی منڈانے والا فاسق ہے۔ فاسق کا اذان کہنا مکروہ تحریمی ہے اسی طرح اقامت کہنا، البتہ اسکی اذان کا اعادہ مستحب ہے اقامت کا نہیں۔ مؤذن ایسا شخص ہونا چاہئے جو پابند شریعت ہو۔

ویستحب ان یکون المؤذن عالما بالسنة تقیا فیکرہ اذان الجاھل و الفاسق۔ ﴿غنیة المستملی ص ۳۵۹﴾

فاسق کی اذان کی کراہت کے بارے میں شامی میں ہے۔

و ظاھرہ ان الکراھة تحریمیة۔ ﴿شامی ص ۳۵۴ ج ۱﴾

﴿ماخوذ از احسن الفتاویٰ ص ۲۸۷ ج ۲، خیر الفتاویٰ ص ۲۱۰ ج ۲﴾

داڑھی کٹانے والے کی امامت

سوال: داڑھی کٹانے اور منڈوانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایک مشت داڑھی واجب اور ضروری ہے اس سے کم کرنا یا منڈانا ناجائز اور حرام ہے۔ ایسا کرنے والا گناہگار ہے اور فاسق ہے۔ فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں، اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی منتظمہ نے بنادیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں صالح امام تلاش کرے اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے اسکا وبال وعذاب مسجد کے منتظمہ پر ہوگا۔

صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (درمختار)

و فی الشامية افاد ان الصلوة خلفهما اولی من الانفراد ولكن لا ينال كما ينال خلف تقی ورع۔ ﴿شامیہ ج ۱﴾

﴿احسن الفتاویٰ ص ۲۹۰ ج ۳، خیر الفتاویٰ ص ۱۷۱ ج ۲﴾

داڑھی کٹانے والے کے پیچھے نماز تراویح جائز نہیں

سوال: حافظ قرآن کی داڑھی اگر ایک مشت سے کم ہو تو اسکے پیچھے تراویح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی ایک مشت سے کم کرنا بالاتفاق حرام ہے۔ ایسا حافظ فاسق ہے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر متبع شریعت حافظ نہ ملے تب بھی فاسق کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ لہذا فاسق کی اقتداء میں تراویح پڑھنے کے بجائے چھوٹی سورتوں سے پڑھی جائیں۔ ﴿احسن الفتاویٰ ص ۵۱۸ ج ۳﴾

داڑھی مونڈنے کی اجرت

سوال: داڑھی مونڈنے کی اجرت کا کیا حکم ہے؟

جواب: واضح ہو کہ اپنی داڑھی مونڈنا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے ایسے ہی دوسرے کی داڑھی مونڈنا اور مقدار مذکورہ سے کم کرنا بھی حرام ہے اور داڑھی مونڈنے کی اجرت وصول کرنا بھی حرام لہذا باربری کا پیشہ اختیار کرنے والے اپنی روزی حرام نہ کریں۔ ﴿ماخوذ از داڑھی ایک اسلامی شعار ہے﴾

ہاتھوں کا گناہ

و من آفات اليدين حلق رأس المرأة و لحية الرجل وقص اقل من قبضة و لو باذن منه لانه اعانة على معصية فيكون معصية ايضاً. ﴿شرح طریقہ محمدیہ﴾

دونوں ہاتھوں کے آفات (گناہوں) میں سے عورت کے سر کے بال

اور مرد کی داڑھی کا مونڈنا اور مٹھی سے کم کا تراشنا بھی بے جا ہے یہ مونڈنا اور کترنا اس مرد یا عورت کی اجازت سے کیوں نہ ہو کیونکہ یہ گناہ کے کام میں مدد کرنا ہے اور گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

نیز کشاف القناع میں ہے کہ داڑھی منڈانے کیلئے کسی کو اجرت دینا اور اجرت کا لینا دونوں حرام ہے۔

﴿کشاف ص ۹ ج ۳ ماخوذ از داڑھی کی اسلامی حیثیت﴾

داڑھی منڈے کو سلام کرنے کا حکم

سوال: جو شخص داڑھی منڈاتا یا کٹواتا ہو اسے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: داڑھی کو منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ ایسا شخص فاسق ہے۔ فاسق کی توقیر و احترام جائز نہیں ایسے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے تاہم اگر اس سے جان پہچان یا رشتہ داری ہو تو اسکو سلام کرنا چاہئے تاکہ آپس میں منافرت نہ پھیلے اور وہ دین سے بیزار نہ ہو جائے۔

و في الشامية قال: انه يكره السلام على الفاسق لو معلنا و الالا.

﴿شامی ص ۵۱۷ ج ۱﴾

داڑھی منڈے کے سلام کا جواب دینا

سوال: داڑھی منڈا اگر کسی کو سلام کرے تو جواب دینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: دوسروں کے سلام کے جواب کی طرح داڑھی منڈے کے سلام کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔

كما في الشاميه قال: و ينبغي وجوب الرد على الفاسق لان كراهة السلام عليه للزجر فلا تنافي الوجوب عليه تامل.

﴿شامی ص ۶۱۸ ج ا﴾

ہر داڑھی والے کو مولانا کہنے کا حکم

سوال: آجکل ہمارے ہاں دستور ہو گیا ہے کہ جسکے چہرے پر تھوڑی بہت داڑھی کے بال ہوں اسکو مولانا کہہ دیا جاتا ہے اسی لقب کے ساتھ اسکو پکارا جاتا ہے شرعی مسئلہ بھی بعض دفعہ اس سے پوچھا جاتا ہے اس سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو اسکو بنیاد بنا کر علماء کو بدنام کیا جاتا ہے کیا شرعاً ہر کسی کو مولانا کہنا جائز ہے؟

جواب: مولانا، مولوی، ملا، یہ احترام اور ادب کے الفاظ ہیں۔ ان اشخاص کے لئے بولے جاتے ہیں جنھوں نے ماہر اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے ایک معتد بہ وقت گذار کر علوم نبویہ سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہو، قرآن وحدیث

سے واقفیت اور احکام شرع سے ممارست حاصل کر لی ہو۔

ہر کس و ناکس کو مولوی مولانا کا خطاب دینا، دینی مسائل کیلئے ان کی طرف رجوع کرنا ان کے اقوال وافعال کو سند بنانا یہ گمراہی کا ایک خطرناک دروازہ کھولنا ہے اس لئے ہر کسی کو مولانا کہنا جائز نہیں ہے۔

دین کے معاملات میں ہر کس و ناکس کو مقتدا بنانا، ان پر اعتماد کرنا بھی جائز نہیں اس سے احتیاط کرنا نہایت ضروری ہے۔ پھر کسی ایک کی غلطی پر بلاوجہ علماء کی جماعت کو بدنام کرنا علماء اور شریعت کی توہین کرنا اور علماء کو سب وشتم کرنا آدمی کو کفر تک پہنچا دیتا ہے لما في العالمگیریة: و یخاف علیه الکفر اذا شتم عالما او فقیها من غیر سبب الخ

اسی طرح جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری صورت شریعت مطہرہ کے مطابق بنانے کی توفیق دی ہے، ان کو بھی چاہئے کہ شریعت کے بقیہ احکام پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ دینی مسائل کو محقق و ماہر علماء کرام سے معلوم کرتے رہیں، اگر کوئی دین کی بات پوچھے تو از خود جواب دینے کی بجائے علماء کیطرف رجوع کرنے کا مشورہ دیں یا کسی ماہر مفتی سے پوچھ کر تب جواب دیں کہ فلاں مفتی صاحب نے اس مسئلہ کا حکم یہ بتایا ہے، خود سے جواب نہ دیں اور نہ ہی دوسروں کے

کہنے کی وجہ سے اپنے کو مولانا سمجھیں۔

مونچھوں کا حکم

سوال: مونچھوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: مونچھوں کے بارے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ خالفوا المشرکین و احفوا الشوارب و اوفوا اللحیٰ (بخاری) یعنی مشرکین کی مخالفت کیا کرو، مونچھوں کو اچھی طرح ترشواؤ اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

چونکہ داڑھی مونڈھنا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ ہے۔ اسکے خلاف داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کٹوانا حضرات انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اسلئے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سختی سے فرمایا ہے۔

من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا۔ (یعنی جو شخص مونچھیں نہ تراشے وہ ہم میں سے نہیں)۔ لہذا مونچھوں کو اس طرح بڑھانا جیسا کہ مشرکین اور سکھ بڑھاتے ہیں کہ مونچھوں کے بال منہ کے اندر گھسے جارہے ہوں یا آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ہوں یہ طریقہ دین اسلام کے خلاف ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت اور ان کے طریقے کے خلاف کرنا کس قدر گناہ کی بات ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مونچھوں کو تراشنے کا حکم

سوال: مونچھوں کو کس طرح کاٹا جائے؟

جواب: مونچھوں کے بارے میں احادیث مبارکہ میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:
قصوا، احفوا، انہکوا آخر کے دونوں لفظ مبالغہ پر دلالت کرتے ہیں اسلئے
مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرنا مستحب ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تراشنے میں
اتنا مبالغہ کرتے تھے کہ اوپر کے ہونٹ کی کھال کی سفیدی نظر آتی تھی اگر مونچھوں پر
موٹی مشین پھیر دی جائے یا قینچی سے اچھی طرح تراش دیا جائے تو اس سے مبالغہ
والی صورت حاصل ہوتی ہے۔ اگر مبالغہ نہ کیا جائے بلکہ اس طرح کاٹا جائے کہ اوپر
کے ہونٹ کی سرخی نظر آئے۔ یعنی بال منہ کے اندر نہ گھستے ہوں اور دیکھ کر نفرت نہ
ہوتی ہو تو کسی قدر اس کی بھی گنجائش ہے۔

مونچھوں کو دائیں بائیں بڑھانے کا کیا حکم ہے؟

سوال: مونچھیں دونوں طرف بڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے لہذا مونچھیں دونوں طرف نہ بڑھائی جائیں۔ قال العلامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: و اما طرفا الشارب و هما السبالان فقيل هما منه وقيل من اللحية فقيل لا باس بتركهما و قيل يكره لما فيه من التشبه بالاعاجم و اهل الكتاب و هذا اولىٰ بالصواب و تمامه في حاشية نوح.

﴿ردالمحتار ص ۲۰۳ ج ۲، احسن الفتاویٰ ص ۳۲۷ ج ۸﴾

مجاہدین کیلئے مونچھیں بڑھانے کا حکم

سوال: مجاہد کیلئے میدانِ جہاد میں مونچھیں بڑھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مجاہدین کیلئے میدانِ جہاد میں اس نیت سے مونچھیں بڑھانا تاکہ دشمن پر رعب پڑے شرعاً جائز ہے۔ بشرطیکہ اوپر کی ہونٹ کی سرخی نظر آئے۔

و في الهندية قال: قالوا لا بأس بطول الشارب للغزاة ليكون اهيب في عين العدو كذا في الغياثيه. ﴿عالمگیری ص ۳۵۸ ج ۵﴾

مونچھوں کو مونڈھنے کا حکم

سوال: استرہ یا بلیڈ سے مونچھیں مونڈھنا جائز ہے یا مکروہ۔ جبکہ بعض حضرات

مونڈھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں کیا مونچھوں کو مونڈھنا واقعی مکروہ ہے؟

جواب: باتفاق امام ابوحنیفہ و صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ مونچھوں کو مونڈھنا یا اس کا اتنا

جو کہ مونڈنے کی طرح ہو سنت ہے۔

سنیت حلق سے انکار امام صاحب و صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذہب

منصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے بالکل غیر معتبر ہے۔ صحیح یہی ہے کہ مونچھوں کو

مونڈھنا بھی سنت ہے بلکہ سنیت کا اعلیٰ درجہ ہے۔

قال الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ قصہ حسن و احفازہ

احسن و افضل و ھذا مذھب ابی حنیفۃ و ابی یوسف و محمد

رحمہم اللہ تعالیٰ وقال فی اخر البحث . ان قص الشارب من

الفطرۃ و ھو مما لا بد منہ و ان مابعد ذالک من الاحفاء ھو افضل

و فیہ من اصابۃ الخیر مالیس فی القص

﴿شرح معانی الآثار ص:۲۷۹ ج ۲﴾

﴿و الفاصل مع الدلائل القویۃ فی احسن الفتاویٰ ص ۳۵۰ ج ۸﴾

وضاحت: یہاں تک داڑھی اور مونچھوں کے مفصل احکام بیان ہوئے اب داڑھی

مونچھوں کی مناسبت سے جسم کے دوسرے بالوں کے شرعی احکام کا جائزہ لیا جاتا

ہے تاکہ فائدہ تام و عام ہو سکے۔

سر کے بالوں کی جائز صورتوں کی تفصیل

سوال: سر کے بالوں میں کون کون سی صورتیں جائز ہیں اور کونسی ناجائز۔ اسکو وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

جواب بال رکھنے کی جائز صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پٹے رکھنا! اسکی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ کانوں کی لو تک اسکو عربی میں "وفرہ" کہتے ہیں۔

ب۔ کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک اسکو "لمہ" کہتے ہیں۔

ج۔ کندھوں تک اسکو "جمہ" کہتے ہیں۔

۲۔ حلق یعنی پورے سر کے بال منڈوانا۔

۳۔ پورے سر کے بالوں کو برابر کاٹنا۔

ان میں سب سے افضل پہلی صورت ہے پھر دوسری صورت کا درجہ اور آخری صورت کی صرف گنجائش ہے۔

اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ پٹے رکھنا مسنون ہے۔ البتہ حلق (منڈانے) کی سنیت میں اختلاف ہے۔ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائمی عمل ہونے کیوجہ سے مسنون کہا ہے۔

اسی طرح امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکی سنیت نقل کی ہے۔ بہر حال حلق کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے اور بچوں کی تربیت کی خاطر ان کے سر کو منڈوانا افضل ہے بلکہ غلبۂ فساد کی وجہ سے ضروری ہے۔

سر پر بال رکھنے کا حکم

سوال: سر منڈانا سنت ہے یا سر پر بال رکھنا؟

جواب: سنت کی دو قسمیں ہیں (۱) سنت عبادت، (۲) سنت عادت، مطلق سنت کا اطلاق سنت عبادت پر ہوتا ہے ترک سنت پر وعید بجا آوری پر ثواب کا مدار بھی اسی پہلی قسم پر ہے، دوسری قسم سنت عادت پر عمل کرنا بھی باعث برکت اور دلیل محبت ہے لیکن دین کا ایسا جز نہیں ہے کہ اسکے ترک پر ملامت کی جائے، اب سر پر بال رکھنا سنت عادت میں داخل ہے، کوئی اتباع سنت کی نیت سے رکھے باعث اجر و ثواب ہے۔

باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے موقع پر بال منڈانا بھی ثابت ہے اسیطرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی عادت مستمرہ منڈانے کی تھی اس لئے، منڈانا بھی بلا کراہت جائز ہے البتہ اولیٰ اور بہتر سر پر بال رکھنا ہے۔

﴿ملخص از امداد الفتاویٰ ص ۲۲۹ ج ۴﴾

سر کے بالوں کی ناجائز صورتیں

سوال: آجکل عوام میں سر کے بال بنانے کی مختلف صورتیں رائج ہیں اس کو فیشنی بال کہا جاتا ہے۔ سب میں یہ بات قدر مشترک ہے کہ بال کہیں سے چھوٹے کہیں سے بڑے ہوتے ہیں گویا فیشن پورا ہی جب ہوتا ہے کہ بالوں میں یکسانیت نہ ہو تو ایسے فیشنی بالوں کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: سر کے بعض حصہ کے بال مثلاً بعض حصے کے چھوڑنا یا بعض زیادہ تراشنا بعض کم، حدیث میں ایسے بال رکھنے سے صراحۃً ممانعت آئی ہے۔ خواہ یہ کسی فاسق و فاجر قوم یا گروہ کا شعار ہو یا نہ ہو۔ اگر فساق و فجار کا شعار بھی ہو تو اسکا گناہ اور بھی سخت ہوگا۔

﴿ملخص از احسن الفتاویٰ ج ۸﴾

اس زمانے میں چاروں طرف کے بال برابر کاٹنے کے سوا باقی تمام صورتیں انگریزوں کا شعار ہیں اس لئے ان فیشنی بالوں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بچوں کے بالوں کا حکم

سوال: کیا بچوں کے بال کٹوانے کے بارے میں شریعت میں کوئی پابندی ہے؟

جواب: بچوں کے بالوں کے متعلق بھی (قزع) یعنی بعض سر کے منڈانے اور بعض کے چھوڑنے سے ممانعت آئی ہے اس لئے بہتر ہے کہ پورا سر منڈائے یا کم از کم چاروں طرف سے برابر کر کے بالکل چھوٹے کروا دیے جائیں۔ فیشنی بال بچوں کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیا حلق بعض راسہ فنہاھم عن ذالک وقال احلقوا کلہ او اترکوا کلہ رواہ مسلم۔ ﴿مشکوۃ ص ۳۸ ج ۱، امداد الفتاوی ص ۲۲۳ ج ۴﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کا بعض حصہ منڈا ہوا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بال کٹوانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا "یا پورے سر کے بال منڈوا دو یا پورے چھوڑ دو"۔

مرد کیلئے جوڑا باندھنا جائز نہیں

سوال: مرد کے بال بہت بڑے بڑے ہوں تو ان کو سنبھالنے کے لئے جوڑا باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مردوں کیلئے جوڑا باندھنا جائز نہیں ہے،

قال العلامة عالم بن العلاء الدهلوی رحمه الله و یکره ان یصلی و هو عاقص شعره و العقص هو الاحکام و الشد و المراد من المسألة عند بعض المشایخ أن یجمع شعره علی هامته و یشده بصمغ أو غیره لیتلبد و عند بعضهم ان یلف ذوائبه حول رأسه کما تفعله النساء فی بعض الاوقات و عند بعضهم ان یجمع الشعر کله من قبل القفاء و یمسکه بخیط خرقة کیلا یصیب الارض اذا سجد.

﴿الفتاویٰ تاتارخانیہ ص ۵۷۱ ج ۱، احسن الفتاویٰ ص ۸۷ ج ۱۰﴾

عورتوں کا جوڑا باندھنا

سوال: عورتیں سر کے بالوں کو کس طرح پردہ میں رکھیں۔ اگر جوڑا باندھے تو اسکا جائز طریقہ کونسا ہے؟

جواب: عورتوں کا بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر جوڑا باندھنا ناجائز ہے حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ اسکے سواء دوسرے طریقے جائز ہیں بشرطیکہ کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے اور کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو بالوں کا سخت پردہ ہے حتی کہ بوڑھی عورت کے بال دیکھنا بھی حرام ہے گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے بلکہ حالت نماز میں افضل ہے اس لئے کہ اس

سے بالوں کے پردہ میں سہولت ہوتی ہے۔

﴿ملخص از احسن الفتاوی ص ۷۴ ج ۸﴾

مصنوعی بال لگانا

سوال: بعض عورتیں بازار سے مصنوعی بال خرید کر اپنے بالوں میں لگا لیتی ہیں تا کہ بال بڑے معلوم ہوں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: اگر یہ بال انسان کے ہوں تو ان بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ ملانا گناہ کبیرہ ہے اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے اور جانور وغیرہ کے بال ملانا جائز ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ! لعن اللہ الواصلۃ و المستوصلۃ و الواشمۃ و المستوشمۃ متفق علیہ مشکوۃ۔ (یعنی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بالوں کا جوڑا لگائے (خواہ خود لگائے یا کسی دوسرے سے لگوائے) اور جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے اور جو عورت گودے اور جو عورت گدوائے (یعنی سوئی وغیرہ کوئی چبھو کر اس زخم میں سرمہ یا نیل وغیرہ بھر دیا جائے) ان سب پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے)۔

و فی الشامیة قال: و لا یجوز الانتفاع به لحدیث لعن الله الواصلة و المستوصلة و انما یرخص فیما یتخذ من الوبر فیزید فی قرون النساء و ذوائبهن هدایة ﴿شامیہ ص ۵۸ ج ۵ باب بیع الفاسد﴾

انسانی بالوں کو بیچنا

سوال: انسانی بالوں کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: انسان کے قابل احترام ہونے کیوجہ سے اس کے جسم کے بالوں کو بیچنا ناجائز اور حرام ہے۔ اگر کسی نے بیچا تو اسکی قیمت حلال نہیں ہوگی اسکو واپس کرنا ضروری ہے۔ ﴿شامی ص ۵۸ ج ۵﴾

عورتوں کا بال کٹوانا

سوال: آجکل خواتین جو کہ بطور فیشن۔ کے سر کے بال کٹواتی ہیں کیا شرعاً خواتین کیلئے سر کے بال کٹوانا جائز ہے؟

جواب: خواتین کے لئے اپنے سر کے بالوں کو مونڈھنا کترنا خواہ کسی بھی جانب سے ہو تشبہ بالرجال ہونے کیوجہ سے شرعاً جائز نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ میں اسکی ممانعت آئی ہے۔ ہاں البتہ شرعی عذر کی بناء پر۔ مثلاً سر میں کوئی بیماری درد وغیرہ پیدا

ہوجائے جسکے سبب بالوں کا ازالہ ناگزیر ہو۔ (یعنی اسکے بغیر سخت تکلیف میں مبتلا ہو) تو بالوں کے ازالہ کرنیکی گنجائش ہے۔ لیکن جیسے ہی یہ عذر ختم ہوجائیگا اجازت بھی ختم ہوجائیگی۔

وعن ابن عباس رضی الله عنهما ، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاري۔ ﴿مشکوٰۃ باب الترجل﴾

و عن علي رضي الله عنه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المرأة رأسها (رواہ النسائی) و في حاشية المشكوة قوله ان تحلق المرأة رأسها و ذالك لان الذوائب للنساء كاللحى للرجال في الهيئة و الجمال۔ ﴿مشکوٰۃ ص ۳۸۴ ج ۲﴾

یعنی: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ ﴿بخاری﴾

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا ﴿نسائی﴾

اس حدیث کے تحت مشکوٰۃ کے حاشیہ میں مذکور ہے کہ عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمانے کی وجہ یہی ہے کہ عورتوں کی زلفیں مردوں کی داڑھی کی طرح ہیں صورت و زینت میں۔ لہٰذا جس طرح مردوں کے لئے داڑھی منڈانا یا مشتی سے کم کرنا حرام ہے بعینہ اسی طرح عورتوں کے سر کا بال منڈانا اور کٹوانا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

بال کٹوانے کی ممانعت کس عمر سے ہے؟

سوال: لڑکیوں کیلئے بال کٹوانے کی ممانعت کا حکم کتنی عمر سے ہے؟

جواب: اصل حکم تو بلوغ کے ساتھ ہے لیکن نو سال پورے ہونے کے ساتھ وہ پردہ وغیرہ بہت سے مسائل میں بالغہ کے حکم میں ہو جاتی ہے۔ اس لئے نو سال کی عمر سے ہی بال کٹوانے سے ممانعت کردی جائیگی۔

ابرو کا حکم

سوال: اگر کسی کی ابرو زیادہ ہوں دیکھنے میں بدنما لگتی ہوں تو زائد بالوں کو قینچی سے برابر کردینا کیسا ہے؟

جواب: ابرو بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوں تو ان کو درست کرکے عام حالت کے

مطابق کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اتنا مبالغہ نہ ہو کہ نامصہ اور متنمصہ کے حکم میں داخل ہو جائے۔

وفی الشامية قال: و لا باس باخذ الحاجبين و شعر وجهه مالم يشبه المخنث تاتر خانيه. ﴿شامی ص ۳۸۸ ج ۵﴾

سینے اور پیٹ کے بال کا حکم

سوال: سینے اور پیٹ کے بالوں کو منڈانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولیٰ ہے۔

و فی الهندية قال: و فی حلق شعر الصدر و الظهر ترک الادب كذا في القنية. ﴿عالمگیریہ ص ۳۵۸ ج ۵﴾

ران اور بازو کے بالوں کا حکم

سوال: ران اور بازو وغیرہ پر جو بال ہوتے ہیں ان کو مونڈنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان بالوں کا رکھنا اور مونڈنا دونوں درست ہے۔ ﴿بہشتی گوہر﴾

ناک کے اندر کے بالوں کا حکم

سوال: موئے بینی یعنی ناک کے اندر کے بالوں کو کاٹنا بہتر ہے یا اکھیڑنا اور اسکی

مدت کیا ہے؟

جواب: ناک کے اندر کے بالوں کو قینچی سے کترنا بہتر ہے۔ اکھیڑنا مناسب نہیں جب بھی بال بڑھے ہوئے نظر آئیں انکو صاف کریں ناک کے بالوں کو اتنا بڑھا لینا کہ ناک سے باہر نکل جائیں۔ اور لوگوں کے لئے نفرت کا سبب بنیں بالکل درست نہیں۔ وفي الشامية قال: و لا ينتف انفه لانه يورث الاكلة.

﴿شامی ص ۲۸۸ ج ۵۔ کتاب الحظر والاباحۃ﴾

کان کے بالوں کا حکم

سوال: بعض لوگوں کے کان کے اوپر والے حصے میں کچھ بال آگتے ہیں ان کو کاٹنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: کان کے بالوں کو کاٹ کر صاف کرنا جائز ہے۔

گردن کے بالوں کا حکم

سوال: گردن کے بال مونڈنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: گردن کے بال مونڈنا جائز ہے۔ اس میں کوئی کراہت نہیں۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ گردن جدا عضو ہے اور سر جدا لہٰذا گردن کے بال

منڈانا درست ہے۔ ﴿فتاویٰ رشیدیہ ۴۶۷﴾

زیر بغل کا حکم

سوال: زیر بغل کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: زیر ناف کی طرح زیر بغل کی صفائی بھی ضروری ہے البتہ اس میں اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ ان بالوں کو نوچ کر دور کیا جائے۔ مونڈنا بھی جائز ہے۔

﴿شامی ص ۴۸۸ ج ۵﴾

زیر ناف کا حکم

سوال: زیر ناف کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ زیر ناف کو صاف کرنا افضل ہے سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ نماز جمعہ سے قبل صفائی ستھرائی حاصل کرے ہر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو پندرہویں دن سہی۔ انتہائی درجہ چالیسویں دن ہے۔ اس سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں اگر چالیس دن گذر گئے پھر بھی صفائی نہیں کی تو گنہگار ہوگا یہی حکم ناخن اور موئے بغل کا بھی ہے۔ ﴿شامی ص ۴۸۸ ج ۱ کتاب الحظر والاباحۃ﴾

وفی الهندية قال ولا عذر فيما وراء الاربعين و يستحق

الوعید کذا فی القنیۃ ﴿عالمگیری ص ۳۵۸ ج ۵﴾

زیر ناف صاف کرنے کا طریقہ

سوال: زیر ناف صاف کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: موئے زیر ناف میں مرد کیلئے استرا استعمال کرنا بہتر ہے۔ مونڈتے وقت ابتداء ناف کے نیچے سے کرے۔ عورت کیلئے سنت یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے استرا نہ لگے۔ ﴿بہشتی گوہر﴾

و فی الاشباہ و السنۃ فی عانۃ المرأۃ النتف۔ ﴿شامی ص ۴۸۸ ج ۱﴾

زیر ناف صاف کرنے کیلئے پاؤڈر کا استعمال

سوال: زیر ناف صاف کرنے کیلئے کریم یا پاؤڈر استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ مرد استرا استعمال کرے اور عورتیں اکھاڑیں۔ تاہم پاؤڈر اور کریم کا استعمال بھی جائز ہے۔ ﴿خیر الفتاویٰ ص ۸۷ ج ۸﴾

زیر ناف دوسرے سے صاف کروانے کا حکم

سوال: اگر کوئی شخص بڑھاپا یا کسی اور مجبوری کیوجہ سے زیر ناف کی صفائی پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: بحالت مجبوری بیوی سے کروائے اگر بیوی نہ ہو تو کوئی دوسرا شخص نائی وغیرہ اپنی نظر کو بچاتا ہوا صاف کرے۔اسی طرح عضوِ مخصوص کو ہاتھ لگانے سے بھی حتی الامکان پرہیز کرے۔ پاؤڈر وغیرہ سے آسانی سے صاف ہو سکتا ہو تو اس سے صاف کرے۔

وفي الهندية قال: في جامع الجوامع حلق عانته بيده و حلق الحجام جائز ان غض بصره كذا في التاتارخانيه .

﴿عالمگیریہ ص ۳۵۸ ج ۴﴾

زیرِ ناف کی حدود

سوال: زیرِ ناف کے بال کہاں تک کاٹنے چاہیئے دُبر کے چاروں اطراف کے بال بھی کاٹنا ضروری ہے یا نہیں جبکہ انکو کاٹنا مشکل ہوتا ہے؟

جواب: زیرِ ناف (عانہ) کی حد مثانہ سے نیچے پیڑو کی ہڈی سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی ناف کے متصل نیچے سے شروع نہیں بلکہ پیٹ کی حد جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سخت ہڈی ہے جس پر مخصوص نوعیت کے گھنے بال اُگتے ہیں وہیں سے حد شروع ہوتی ہے۔ وہاں سے لیکر اعضاءِ ثلاثہ (یعنی پیشاب کی نالی اور خصیتین) اوران کے اردگرد، اوران کے برابر میں رانوں کا وہ حصہ جس کا نجاست کے ساتھ تلوث کا

خطرہ ہے۔ پورے بالوں کو صاف کرنا ضروری ہے اسی طرح ذبر کے بال صاف کرنا بھی واجب ہے اور اسکے اطراف کے بال بھی۔

وقال ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ فی فصل الاحرام العانة الشعر القریب من فرج الرجل و المرأة و مثلها شعر الدبر بل هو اولیٰ بالازالة لئلا یتعلق به شیئ من الخارج عند الاستنجاء بلاحجر۔

﴿ردالمحتار: ص ۴۸۱ ج ۱۰ و حسن الفتاوی ص ۷۸ ج ۸﴾

سر میں تیل لگانے کا حکم

سوال: سر میں تیل لگانے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر کثرت سے تیل استعمال کرتے تھے کثرت سے داڑھی میں کنگھی کرتے تھے۔ ﴿شرح السنہ مشکوٰۃ﴾

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سر پر تیل لگانا بھی سنت ہے۔ اور داڑھی میں کنگھی کرنا بھی سنت ہے۔ لیکن جو لوگ ہر وضوء کے بعد کنگھی کرتے ہیں انکی سنت صحیحہ میں کوئی بنیاد نہیں اسلئے ہر وضوء کے بعد کنگھی کرنے کی عادت نہ بنائیں۔

﴿مسائل ہر قسم جدید ص ۲۲۳ ج ۲﴾

سر پر مانگ نکالنے کا حکم

سوال: سر کے بالوں میں مانگ نکالنے کا کیا حکم اور اسکا طریقہ کیا ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں مانگ نکالتی تو اوپر سے بالوں کے دو حصے کرکے مانگ چیرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔ ﴿ابوداؤد، مشکوٰۃ﴾

اس سے معلوم ہوا کہ سر پر سنت کے مطابق پٹے بال ہوں تو مانگ نکالنا سنت ہے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں آنکھوں کے درمیان کی جگہ سے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کرکے تالو تک لے جائے۔

بالوں کو اچھی طرح رکھنے کا حکم

سوال: بالوں کی صفائی ستھرائی کے بارے میں شرعاً کوئی خاص ہدایت ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سر پر بال رکھے ہوئے ہو اسکو چاہیے کہ اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھے۔ ﴿ابوداؤد﴾

اس حدیث میں بالوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ ان کو اچھی طرح رکھے یعنی ان کو دھویا کرے ان پر تیل لگایا کرے۔ کنگھا کیا کرے۔ انہیں بکھری ہوئی حالت میں چھوڑنا کہ لوگوں کے لئے وحشت ونفرت کا باعث بنیں بالکل مناسب نہیں۔ کیونکہ نفاست صفائی ستھرائی ایک پسندیدہ محبوب چیز ہے۔ البتہ مرد اس میں مبالغہ نہ کرے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ﴿ترمذی، ابوداؤد﴾

اس لئے اعتدال کے ساتھ سر اور داڑھی کے بالوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہئے۔

بال کے پاک وناپاک ہونے کی تفصیل

سوال: بال پانی کے برتن میں گر جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: خنزیر کے علاوہ باقی تمام جانوروں کے بال اسیطرح انسان کے بال پاک ہیں۔ اگر وہ پانی کے برتن میں گر جائے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ البتہ خنزیر کا بال چونکہ ناپاک ہے وہ اگر پانی یا کسی اور چیز میں گر جائے تو وہ چیز ناپاک ہو جائے گی۔

وفي الهداية قال الشعر الانسان و عظمه طاهر.

محرم اگر سر پر سے دو چار جگہ سے

تھوڑے تھوڑے بال کٹوائے تو حلال ہوگا یا نہیں؟

سوال: ایک شخص عمرہ کر کے سر پر سے دو چار جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوا کر احرام کھول کر اپنے گھر آ گیا تو وہ مذہب احناف کے موافق اپنے احرام سے حلال ہوا ہے یا نہیں؟

جواب: سر پر بال ہونے کی صورت میں عمرہ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کیلئے احناف کے نزدیک حلق یا قصر ضروری ہے اور حلق وقصر کرانے میں کم از کم مقدار چوتھائی سر کا حلق کرانا ہے اس سے کم منڈوانے یا کٹوانے سے احرام سے حلال نہیں ہوگا اور چوتھائی سر کے بال کٹوانا ہو تو کم از کم ایک سر انگشت (یعنی پور) کے برابر کٹانا واجب ہے۔ ﴿عمدۃ الفقہ ص ۱۲۸ ج ۴، معلم الحجاج ص ۱۹۰﴾

اور اگر اتنے بال نہ ہوں تو صرف استرا یا اس کے قائم مقام مشین پھیرنا کافی ہوگا جتنے بال بھی کٹ جائیں اب اس فعل کے ذریعے حلال ہو جائیگا۔

صورت مسئولہ میں شخص مذکورہ نے عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کیلئے دو چار جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوائے اور وہ چوتھائی سر کی مقدار کو نہیں پہنچے ہیں تو وہ اپنے احرام سے حلال نہیں ہوا۔ جب تک کم از کم چوتھائی سر کے برابر مقدار

استعمال (پوڑ) بال نہ کٹائے گا حلال نہ ہوگا اور اس درمیان جتنے ممنوعات احرام کا ارتکاب کریگا اس کے اعتبار سے دم، صدقہ یا جزاء لازم ہوگی۔ تفصیل کیلئے معلم الحجاج میں "جنایات" یعنی ممنوعات احرام وحرم اور ان کی جزاء ملاحظہ ہو۔ عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کیلئے حدود حرم سے باہر حلق یا قصر کرایا ہو وہ احرام سے حلال تو ہو جائیگا مگر ایک دم لازم ہوگا اور وہ دم حدود حرم میں ذبح کرانا لازم ہے اپنے مقام پر ذبح کرنا کافی نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۰۵ ج ۲)

محرم کے سر پر بال نہ ہوں تو کیا کرے؟

سوال: ایک شخص حج کیلئے گیا اسی سفر میں اس نے کئی عمرے کئے احرام سے حلال ہونے کیلئے حلق یا قصر ضروری ہے چونکہ ہر روز یا دوسرے روز عمرہ کرتا تھا اس لئے بہت معمولی بال کٹتے تھے قریب ایک سوت یا اس سے بھی کم بال کٹتے نظر آتے تھے اب سوال یہ ہے یہ حلق صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں جب پہلے حلق کرانے کیوجہ سے سر پر بال نہیں تو صرف استرا یا اسکے قائم مقام مشین پھیر دینا کافی ہے اور یہ پھیرنا واجب ہے۔

وفی الهندية قال : و اذا جاء وقت الحلق و لم يكن على رأسه شعر بالحلق قبل ذالك او بسبب اخر ذكر في الاصل انه

يجري الموسىٰ على رأسه لانه لو كان على رأسه شعر كان الماخوذ عليه اجراء الموسىٰ و ازالة الشعر فما عجز عنه سقط و مالم يعجز عنه يلزمه . ثم اختلف المشائخ في اجراء الموسىٰ انه واجب او مستحب و الاصح انه واجب هكذا في المحيط.

﴿ص ۲۳۱ ، فتاویٰ رحیمیہ ص ۳۰۲ ج ۲﴾

داڑھی منڈانے کے دنیوی نقصانات

سوال: داڑھی منڈانے سے دنیوی طور پر انسان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے؟

جواب: مولانا میرٹھی تحریر فرماتے ہیں کہ اب داڑھی کی طبی حیثیت بھی ملاحظہ فرمایئے: طب یونانی تو پہلے ہی طے کر چکی تھی کہ داڑھی مرد کے لئے زینت ہے اور گردن اور سینے کے لئے بڑی محافظ ہے مگر اب تو ڈاکٹر بھی الٹے پاؤں لوٹنے لگے ہیں چنانچہ ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ داڑھی پر بار بار استرا چلانے سے آنکھوں کی رگوں پر اثر پڑتا ہے اور ان کی بینائی کمزور ہوتی جاتی ہے دوسرا ڈاکٹر لکھتا ہے کہ بچی داڑھی مضر صحت جراثیم کو اپنے اندر الجھا کر حلق اور سینہ تک پہنچنے سے روک لیتی ہے اور ایک ڈاکٹر یہاں تک لکھتا ہے کہ اگر سات نسلوں تک مردوں میں داڑھی منڈانے کی عادت قائم رہی تو آٹھویں نسل بے داڑھی کے پیدا ہوگی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ

ہر نسل میں مادۂ منویہ کم ہوتے ہوتے آٹھویں نسل میں مفقود ہو جائے گا یہ اس ڈاکٹر کی پیشگوئی نہیں جسکا تعلق نجوم سے ہے بلکہ ایک طبعی اصول ہے کہ صاف لہجہ والا بچہ اگر بار بار کسی ہکلے کی نقل اتارتا رہتا ہے تو چند ہی روز میں ہکلا بن جاتا ہے پھر کتنی ہی کوشش کرلے ایک بات بھی بغیر ہکلاہٹ کے نہیں کہہ سکتا۔ اس بحث میں سب سے زیادہ واضح تحریر امریکن ڈاکٹر چارلس ہومر کی ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے ۔ اس کا بلفظہ ترجمہ ایک مضمون نگار نے ڈاڑھی مونڈنے کے لئے برقی سوئیاں ایجاد کرنے کی مجھ سے فرمائش کی ہے تاکہ وہ تمام وقت جو داڑھی مونڈنے کی نظر ہوتا ہے بچ جائے لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر داڑھی کے نام سے لوگوں کو لرزہ کیوں چڑھتا ہے لوگ جب سروں پر بال رکھتے ہیں تو پھر چہرہ پر ان کے رکھنے میں کیا عیب ہے۔

کسی کے سر پر اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے اس گنج کے اظہار سے شرم آیا کرتی ہے لیکن یہ عجب تماشا ہے کہ اپنے پورے چہرے کو خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں اور اپنے کو داڑھی سے محروم کرتے ذرا نہیں شرماتے جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے۔ ﴿ماخوذ از داڑھی کا وجوب﴾

اللہ تعالٰی سے دعاء ہے کہ تمام مسلمانوں کو شریعت مطہرہ کے مطابق

زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صورت، شکل لباس، وضع قطع، رہن سہن اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ھو نعم الوکیل

راقم الحروف: احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ

استاذ و مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

داڑھی سے متعلق ایک نظم سے اقتباس

قبر کی کچھ کرلو تیاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

سامنا جب آقا کا ہو
جھکے نہ گردن شرم کے مارے

شکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اپنائے گا
رب کا پیارا وہ بن جائے گا

برسے گی اس پہ رحمت باری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو دکھایا
اللہ کو گویا اس نے ستایا

حشر میں ہوگی اس کی خواری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

فقہ داڑھی اب جو منڈاتا
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ جانتا
سنت نبی کی ہے یہ پیاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
قبر میں جب تم مل جاؤ گے
آقا کو کیا منہ دکھلاؤ گے
عقل میں آئی یہ بات تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
جس نے سنت کو اپنایا
اس نے بڑا نفع کمایا
گواہی دیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی